مولانا ظفر احمد عثمانی کی تصنیف "ولادت محمدیہ کا راز"- اسلوبی مطالعہ

(The Study of Methodology of the Book "Wiladat Muhammadiyyah ka Raz" (The Divine Secret Behind Birth of Prophet Muhammad) by Zafar Ahmad Uthmani)

حافظ محمد عاصم نور*

Molana Zafar Ahmad Usmani (late) is a renowned religious scholar due to his scholarly contributions to different disciplines of knowledge like hadith and fiqh. He was also participated very actively and enthusiastically in Pakistan Movement and extended his best efforts for this blessed cause. One of his prominent works is the book "The mysteries of the birth of the Muhammad (Peace be Upon Him)" This book is unique in many dimensions and provides attention-grabbing information about the birth of the Last Prophet in terms of expressing miraculous events appeared before, during and after his birth. The article is written in analytical mode to highlight the literary merits and demerits of the book. His writing style, method of reasoning , use of verses to beautify his sentences and fluency of language have been discussed and analyzed.

مولانا ظفر احمد عثمانی برصغیر کے علمی حلقوں میں بحیثیت محدث، فقیہ اور تحریکِ پاکستان میں شریک علما میں صفِ اول کے آدمی کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔ ان کی سیرت رسول اللہ ﷺ پر منفرد کتاب "ولادت محمدیہ کا راز" متعدد پہلوؤں سے ممتاز ہے۔ اگرچہ وہ صاحب طرز ادیب نہیں تھے اور ان کا موضوعِ علم و دانش حدیث و فقہ تھا نیز ان کی کتب میں محدثانہ اور فقیہانہ رنگ ہی نمایاں ہے تاہم سیرت نگاری میں وہ ایک منفرد انداز اپناتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اپنی کتاب "ولادت محمدیہ کا راز" میں وہ محض حالات و واقعات کو قلم بند کرنے پر ہی اکتفا نہیں کرتے بلکہ ادبیت کا بھی بھرپور اظہار کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ قاری ان کی تحریر میں بھرپور ادبی چاشنی محسوس کرتا ہے ذیل میں ادبیت کے چند نظائر پیش خدمت ہیں۔

اشعار سے استفادہ:

مولانا ظفر احمد عثمانی نے سیرت نگاری میں عربی اور فارسی اشعار سے بھرپور استفادہ کیا ہے اور کہیں کہیں اردو اشعار بھی ذکر کیے ہیں وہ نہ صرف ان اشعار کو موتیوں کی طرح اپنی کتاب میں پروتے ہیں بلکہ اشعار کے برمحل استعمال سے وہ قاری کے ذوق کی تسکین کا سامان بھی کرتے ہیں۔

* سکالر، ادارہ علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور۔

عربی اشعار:

مولانا کی عربی زبان وادب کے ساتھ ایک خاص دلچسپی ہے انہوں نے چند عربی کتابوں کا اردو میں ترجمہ بھی کیا۔ علاوہ ازیں انہوں نے چند قصیدے اور مرثیے بھی تحریر فرمائے جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نعتیہ قصیدہ:

زال الظلام ولاح النور بالافق برق تائق فی داج من الفق

تاریکی چھٹ گئی اور آفاق میں روشنی چمکنے لگی گھٹاٹوپ تاریکی میں ایک بجلی سی کوندرہی ہے

برق من الطور اوبدر علی جبل یطق مکتہ منشق علی فلق

یہ برق طور ہے یا مکہ کی بستی کے ایک پہاڑ پر چاند ہے جو ٹکڑے ہو کر پھٹ گیا ہے

باصبح عن ید کانت اشارتھا فی البدر انکی من الصمام فی العنق

ایک مبارک ہاتھ کی انگلی کے اشارہ سے جس نے چاند میں وہ کام کیا جو گردن میں تلوار نہیں کرسکتی

واھالہ من مشیر لا مثال لہٗ فاق الخلاق فی خلق وخلق وفی خلق

سبحان اللہ یہ تو بے مثال نبی ہے جو صورت وسیرت میں ہر طرح تمام مخلوق سے بڑھ گئے ہیں

محمد خاتم النبیأسیدھم حامی الحقیقۃ مفتاح المتعلق

محمد خاتم الانبیاء، سردار انبیاء حق کے حامی اور ہر بند دروازہ کو کھولنے والے ہیں

اتقی الانام داز کاھم وعامھم باللہ احامھم فی الرتق والفتق

تمام مخلوق سے زیادہ متقی سب سے زیادہ پاکیزہ سب سے خدا کو پہچاننے والے صلح اور جنگ میں سب سے بڑھ کر حلیم

ذاکی النجار جمیل الوجہ انورہ یمحو الظلام کبدر التم فی الافق

پاکیزہ سرشت خوب صورت منور چہرہ، تاریکی کو اسطرح مٹاتے ہیں جیسے آفاق میں ماہ کامل

قدجاء والناس فی ہرج وفی ہرج والظلم عم بسیط الارض بالتعلق

آپ ای س ے وق ت ش ری ف ل ائ ے ک ہ ل وگ وں م ی ں ف س اد م چ ا ہ وا ت ھ ا اور ظ ل م ن ے ت م ام ز م ی ن ک و

واطبھل کالليل قدارضی ذرائبہ فی غیم کفر علی آلافاق منطبق

جہالت نے رات کی طرح اپنی زلفیں بکھیر رکھی تھیں اور کفر کے بادل تمام آفاق پر چھائے ہوئے تھے

فانشق صبح الهدى من نور طلعته يجلو غياهب ليل الجهل والحمق

پس آپ کے مبارک چہرہ کے نور سے صبح ہدایت نمودار ہوئی جہالت اور حماقت کی رات کا اندھیرا مٹا تی ہوئی

فاصبح الناس في علم وفي حكم بنعمة الله بعد الضل والخرق

اب اللہ کے فضل سے لوگوں گمراہی اور حماقت کی بجائے علم اور حکمت کی روشنی میں صبح کی۔

واصبحت امة امية عرفت بالجهل معابقة الاقوام والضرق

اور وہ جاہل قوم جو جہالت میں مشہور تھی اب تمام قوموں اور فرقوں سے (علم میں) سبقت لے گئی

فالعلم والعدل سارا تحت رأيتها والفتح والنصر والاقبال في الطرق

علم وعدل اس کے جھنڈے کے نیچے چلنے لگے اور فتح ونصرت اور اقبال اس کے راستہ میں تھے

والصبر والصدق والاخلاص حلتها دراية العز في الآفاق بالخنق

صبر وصدق اور اخلاص کا لباس تھا اور اس کی عزت کا پرچم چادر اونگ عالم میں لہرا رہا تھا

حب النبی وتقوى الله شيمتها واليمن والسعد مثل العقد في العنق

حب رسول ﷺ اور خوف خدا اس کو شیوا تھا اور برکت وسعادت اور کامیابی گلے کا ہار

يا اكرم الناس عند الله منزلة وافضل الخلق من جمع ومفترق

اے وہ جو خدا کے نزدیک رتبہ میں سب سے زیادہ معزز اور افضل ترین مخلوق ہے خواہ اجتماعی صورت میں یا انفرادی صورت میں

قد خصك الله بالاسراء ليلة اذا ترقى السموت من طبق الى طبق

آپکو اللہ تعالیٰ نے معراج سے مخصوص وممتاز فرمایا ہے جس رات کو آپ تمام آسمانوں کو درجہ بدرجہ طے فرما رہے تھے

حتى بلغت من العلياء ذروتها وغاية لم تدع شأؤ المستبق

یہاں تک کہ بلندی کی چوٹی پر اور ایسے انتہائی مقام پر پہنچ گئے جس نے کسی آگے بڑھنے والے کے لئے ایک قلیم کی گنجائش بھی نہ چھوڑی تھی

اتاك ربك عالم يؤتد احدا من الجمال كمثل اللؤلؤ الفلق

آپ کو پروردگار عالم نے موتی کی طرح چمکنے والا ایسا جمال عطا فرمایا ہے کہ جو کسی کو نصیب نہیں ہوا۔

اوتيت علما وحلما ذاته خلق وحكمة اتت فيها حائز السبق

آپ کو علم اور رحم عطا کیا گیا جس کو خلق عظیم نے اور ایسی حکمت دیکھی جس میں آپ ہی سب سے آگے ہیں۔[1]

جناب رسول اللہ ﷺ کی مدح سرائی میں آپ نے عربی میں ایک اور نعت بھی لکھی تھی جو مقالات عثمانی جلد اول میں موجود ہے۔[2]

جہاد فلسطین

جاء البردی علی الھوا بکتاب من عندنا عمة القوام کعاب
نفسی ومابیدی فدا مصریة من ال عثمان ذوی الاحساب
یامنہ منیة الساق کیف رثیت لی من بعد طول تبتل وعتاب
قالت دعوتک کی تطھر ساحتی من قوم دجال وجوہ کلاب
من معشر یاء وابلعنة ربھم فی العالمین مدنسی الاثواب
جاء وا وقد صربت علیھم ذلة من عند ربی سید الارباب
جاءت امریکا لنصرة معشر لعنوا الاخر ھذہ الاحقاب
من ینصر الملعون باء بلعنة وترد نصرتہ علی الاعقاب
من یلعن اللہ فلن تجد والہ من ناصر یا معشر الاحزاب
نرجوا الالہ ولا نخاف کتبة سارت انی اخواننا الاعراب
یکفی الالة المومنین قتالھم ویثبنا فی الاجر خیر ثواب
جائت یھود لکی تغالب ربھا فلیغلبن مغالب الغلاب
یا معشر الاسلام قوموا واضربوا اعدائکم ضربا بغیر حساب
یا قومنا قوموا الیھم وانزعوا بیت المقدس من ید الخلاب
طوبیٰ لقوم قدموا فتقدموا النکال کل مکذب مرتاب
یا معشر العرب الکریم فدیتکم لا یغلبنکم الیھود بیاب
کم انتم جنود اللہ فی یوم الوغیٰ انتم اسود فی صریمة غاب
یا قوم لا تھنوا والا تخشوھم وامحوا ظلامھم، بضوء شھاب
بعدا وسحقا للیھود ومن اتی معھم یردی غنائم الاسلاب
اللہ ینصرکم علی اعداتکم ویبیدھم حقا بشر عقاب
ھذا فلسطین لنا من غیر ما ریب عطاء ملیکنا الوھاب

ثم الصلوۃ علی النبی محمد خیرالوریٰ والال والاصحاب

مفہوم قصیدہ جہاد فلسطین

بادصبا دوشیزہ مصر کا پیغام لے کر آئی ہے۔
حیرت ہے کہ جس کا شیوہ جفا تھا، اب وہ مائل بہ کرم ہے۔
میں نے پوچھا کہ طویل بے رخی کے بعد یہ التفات کیوں؟
کہنے لگی، میں نے تمھیں پکارا ہے کہ تم میرے صحن کو
دجال کی سگ رو قوم سے پاک کر دو
اس قوم سے پاک کر دو جس پر پروردگار کی لعنت کا پشتمارہ لدا ہوا ہے
جو زمین پر ذلت وخواری کی مہر لگائے اتری ہے
امریکہ بھی اس گروہ کی مدد کو آ گیا، جس پر رہتی دنیا تک لعنت برستی رہے گی
لیکن جو کسی ملعون کی پشت پناہی کرے، اس کی مدد ہی کیا؟
اس کی مدد ایک نہ ایک دن الٹے پاؤں لوٹ جائے گی،
ہم خدا کی رحمت کے امیدوار ہیں، ہمیں کسی لاؤ لشکر کا خوف نہیں۔
اگر مومن ہوں تو خدا ہماری مدد کریگا، اور آخرت میں ہمارے لئے بہترین اجر ہو گا۔
اے توحید کے فرزندو! کمربستہ ہو جاؤ، دشمن تمھارے کاری وار کے انتظار میں ہے
اے قوم! ہمت کرو اور بیت المقدس کو غاصبوں سے چھین لے۔
آفرین ہو ان جانبازوں پر جو کفر کو عذاب دینے کے لئے آگئے بڑھیں
سرزمین عرب کے جوانو! ہم تم پر فدا ہیں، یہودی تم پر دائمی غلبہ نہیں پاسکتے
تم میدان کارزار میں اللہ کے سپاہی ہو
تم کچھاروں کے شیر ہو جو ڈرنے اور جی چھوڑنے کے لئے پیدا نہیں ہوئے۔
اٹھو، اور ظلم کی تاریکی میں انصاف کے ستارے روشن کرو
یہودی نامراد ہیں، نامراد ہوں گے۔
اور جو دولت ومال کی ہوس میں ان کے ساتھ آئے گا، وہ بھی نامراد ہو گا۔
فلسطین ہمارا ہے ہمارا رہے گا۔

دورو سلام ہو اس پر جو تمام مخلوقات کا سردار ہے![3]

مولانا ظفر احمد عثمانیؒ کے مختلف شخصیات پر لکھے گئے مرثیے:

مولانا ظفر احمد عثمانیؒ نے مختلف شخصیات پر مرثیے بھی تخلیق فرمائے ہیں۔چند مرثیے مندرجہ ذیل ہیں۔

مرثیہ بروفات حضرت مولانا شبیر تھانویؒ[4]

رثاء حکیم الامتؒ[5]،

نداء الحزین[6]،

رثاء آخر لام عمر(رحمہا اللہ تعالیٰ)[7]

"ولادت محمدیہ کا راز" اور عربی اشعار:

شعروشاعری کا یہ ذوق آپ کی کتاب "ولادت محمدیہ کا راز" میں بھی نظر آتا ہے جس کے چند نظائر پیش خدمت ہیں۔

(۱)جناب رسول اللہ ﷺ کے ماہ مقدس کا ذکر فرماتے ہوئے آپ نے مندرجہ ذیل دو اشعار نقل کیے ہیں۔

لهذا الشهر في الاسلام فضل

ومنقبة تفوق على الشهور

ترجمہ: "اس مہینہ کے لئے اسلام میں ایک ایسی فضیلت و منقبت ہے جس کی وجہ سے یہ بہت سے مہینوں پر فائق ہے۔"

ربيع في ربيع في ربيع

ونور فوق نور فوق نور

ترجمہ: "وہ یہ کہ اس مہینہ میں تین ربیع (بہاریں) مجتمع ہیں۔ ربیع جمال محمدی ماہ ربیع الاول میں، موسم ربیع میں اور نور کمالات محمدی جو تمام انوار سے زیادہ ہے۔[8]"

(۲)مولانا سبب تالیف کے ضمن میں ایک خوبصورت شعر ذکر کرتے ہیں۔

اعد ذكر اهل البيت لى ان ذكرهم

هو المسك ما كررته يتضوع

ترجمہ: ''اہل بیت نبوت کا ذکر مجھے سے بار بار بیان کر کہ ان کا ذکر تو مشک کی مانند ہے جتنی بار کرو گے مہکتا ہی رہے گا''۔[9]

(۳) مسئلہ توحید کے ضمن میں جب یہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی مثل اور نظیر نہیں تو اس موقع پر شاعر عرب ابو الطیب متنبی کا یہ شعر ذکر کرتے ہیں۔

مضت الدھور وماأتین بمثلہ

ولقد اتی فعجزن عن نظرائہ

ترجمہ: ''زمانہ دراز ہو گیا اور ممدوح کی نظیر پیدا نہ ہو سکی اور جب وہ آیا تو زمانہ آئندہ کے لئے اس کی نظیر پیدا کرنے سے عاجز ہو گیا''[10]

(۴) مولانا ظفر احمد عثمانیؒ تدبیر اور اسباب کے مؤثر حقیقی ہونے کی نفی کرتے ہوئے مندرجہ ذیل اشعار ذکر کرتے ہیں۔

کم عاقل عاقل اعیت مذاھبہ

کم جاھل جاھل تلقاہ مرزوقاً

ترجمہ: ''بہت سے عاقل کامل طریقہ معاش میں عاجز ہو گئے اور بہت سے پورے جاہل روزی دار اور امیر نظر آتے ہیں۔''

ھذالذی ترک الاوھام حائرۃ

ومیر العالم النحریر زندیقاً

ترجمہ: ''اسی بات نے عقول کو حیران اور بڑے بڑے عقلاء کو زندیق بد دین بنا دیا''[11]

(۴) مولانا ظفر احمد عثمانیؒ ابو نعیم کے حوالے سے ایک روایت درج کرتے ہیں جس میں ان اشعار کا بھی ذکر ہے جو سیدہ آمنہ رضی اللہ عنھا نے پنی وفات سے قبل اپنے پانچ سالہ لخت جگر یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں ارشاد فرمائے۔ وہ اشعار مندرجہ ذیل ہیں۔

بارک فیک اللہ من غلام یاابن الذی من حوتہ الحمام

تجابعون الملک العلا مفودی غداۃ الضرب باالسھام

بمائۃ من اہل سوام ان صح ماابصرت فی المنام

فانت مبعوث الی الانامتبعث فی الحل وفی الحرام

تبعث بالتحقیق والاسلامدین ابیک البرابرھام

فالیہ انھاک عن الاصنام ان لا توالیھا مع الاقوام

ترجمہ: "صاحبزادے! خدا تجھ کو مبارک بنادے برکت عطا کرے اے اس شخص کی نشانی جو کہ خدائے عالم الغیب کی مدد سے موت کے میدان سے ایک بار بچ گیا تھا پھر جب تیروں سے قرعہ ڈالا گیا تھا تو ان کی جان کے پورے سو اونٹ دیت میں دیئے گئے اگر جو کچھ میں نے خواب میں دیکھا ہے وہ صحیح ہے تو تم تمام مخلوق کی طرف مبعوث ہوگے۔ حل و حرام میں مبعوث ہوگے۔ تحقیق و اسلام کے ساتھ مبعوث ہوگے جو کہ تمہارے بزرگ دادا ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے۔ خدا نے تم کو بتوں سے روکا ہے کہ عام لوگوں کے ساتھ مل کر تم ان کے پاس بھی نہ جانا"[12]

(٦) مولانا ظفر احمد عثمانیؒ نے "ولادت محمدیہ کا راز" میں سیرت ابن ھشام سے ان اشعار کو بھی نقل کیا ہے جو ورقہ بن نوفل نے آنحضرت ﷺ کے بارے میں اس وقت کہے تھے جب حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنھا نے اپنے غلام میسرہ سے سنے سفر شام کے احوال اور مسطورا راہب کی شہادت کا واقعہ ان سے بیان کیا۔ وہ اشعار مندرجہ ذیل ہیں۔

لججت وکنت فی الذکری لجوجاً لھم طالما بعث النشیجا

و وصف من خدیجۃ بعد وصف فقد طال انتظاری یا خدیجا

بطن المکتین علیٰ رجائی حدیثک ان اری منہ خروجا

بما خبرتنا من قول قس من الرھبان اکرہ ان یعوجا

بان محمد اسیسود فینا ویخصم من یکون لہ حجیجا

ویظھر فی البلاد ضیاء نور یقیم بہ البریۃ ان تموجا

فیلقی من یحاربہ خسارا ویلقی من یسالمہ فلوجا

فیا لیتی اذا ماکان ذاکم شھدت وکنت اکثرھم ولوجا

ولوجا فی الذی کرھت قریش ولو عجت بمکتھا عجیجا

ارجی بالذی کرھوا جمعیا الی ذی العرش ان سفلوا عروجا

وھل امر السفالۃ غیر کفر بمن یختار من سمک البروجا

فان یقوا وابق یکن امور یضج الکافرون لھا ضجیجا

وان اھلک فکل فتی سیلقی من الاقداد فتلفہ خروجا

"مجھے اس غم کے یاد کرنے میں بہت اصرار تھا جس نے میرے ٹپک ٹپک کے رونے کو عرصہ دراز سے بر آنگیختہ کر رکھا تھا اور اس وصف کے یاد کرنے کی وجہ سے جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے بار بار بیان کیا اے خدیجہ میرا انتظار بہت طویل ہو گیا تمہاری بات سے میں اپنی امید کے مطابق مکہ اور طائف کے درمیان وسعت وکشادگی دیکھتا ہوں تم نے نسطورا راہب کا جو قول بیان کیا جس کے خلاف واقع ہوتا مجھے گراں معلوم ہوتا ہے وہ قول یہ ہے کہ نبی ﷺ ہم میں سردار ہوں گے اور جو (کافر) شخص ان کا دشمن اور منکر ہوگا اس سے (مامور بجہاد ہو کر) مقابلہ کریں گے اور ملکوں میں ہدایت کی روشنی پھیل جائیگی جس سے مخلوق کو کجی وگمراہی سے راہ راست پر لائینگے۔ آپ کا محارب خسارہ میں ہوگا اور آپ سے صلح کرنے والا کشادگی وفراخی میں رہیگا۔"

"کیا ہی اچھا ہو جب یہ پیش آئے تو میں موجود ہوں اور (ان کے دین میں) داخل ہونیوالوں میں سے بڑھ کر (پیش قدمی کرنے والا) ہوں۔ ایسے دین میں داخل ہونا قریش پر گراں ہوا اگرچہ چیخنے والا مکہ میں چیختا پھرے اگرچہ سب پیچھے ہٹنے لگیں اور مکروہ سمجھیں مگر میں تو اس کی طرف خدائے ذی العرش سے عروج کی تمنا رکھتا ہوں اور محمد ﷺ کی نسبت میرا یہ خیال جو تمام قوم کے خلاف ہوگا (کیوں نہ ہو) کیا جس شخص کو خدائے خالق وسماوات نے اپنا برگزیدہ اور مقبول بنایا ہو اس کے ساتھ پیچھے ہٹنے والوں کا یہ فعل کفر میں داخل نہیں؟ اگر وہ اور ہم زندہ رہے تو ایسی باتیں پیش ہونگی کہ کفار شور مچاتے پھرینگے۔ اور اگر میں نہ رہا تو (اور لوگ دیکھ لیں گے کہ) ہر شخص جو اس کے مقصد میں ہلاکت کی جگہ ہے اس کو پالے گا۔"[13]

(۷) مولانا ظفر احمد عثمانیؒ نے حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کے قبول اسلام کے ضمن میں یمن کے عسکلان حمیری کے مندرجہ ذیل اشعار ذکر کیے ہیں۔

اشھد باللہ ذی المعالی وخالق اللیل والصباح

"میں بزرگیوں والے خدا اور رات دن کے پیدا کرنے والے پروردگار کی قسم کھاتا ہوں"۔

انک ذو البر من قریش یا ابن المفدی من الذباح

"اے اس شخص کے بیٹے جو کہ ذبح ہونے سے بچایا گیا تم قریش میں سب سے پاکیزہ ہو۔"

ارسلت تدعو الی یقین یرشد للحق والفلاح

"تم ایسی یقینی بات کیساتھ بھیجے گئے ہو جو کہ حق اور فلاح کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔"

اشھد باللہ رب موسیٰ انک ارسلت بالبطاح

"میں رب موسیٰ کی قسم کھاتا ہوں کہ تم مکہ میں رسول بنا کر مبعوث کئے گئے ہو۔"

فکن شفیعی الی ملیک یدعو البرایا الی الفلاح

"پس آپ اس بادشاہ کے سامنے میری شفاعت کیجئے گا جو کہ مخلوق کو فلاح کی طرف بلاتا ہے۔"[14]

(۸) مولانا ظفر احمد عثمانیؒ نے واقدی کے حوالے سے حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ کے وہ نعتیہ اشعار بھی ذکر کیے ہیں جو انہوں نے مصر سے واپسی پر آنحضرت ﷺ کے سامنے پڑھے تھے۔ وہ اشعار مندرجہ ذیل ہیں۔

انعم صباحا یا وسیلۃ امۃ ترجو النجاۃ غدا بیوم الموقف

انی مضیت الی الذی ارسلتنی اطوی المھامہ کالمجد المعنف

حتی رایت بمصر صاحب ملکھا فبدا اتی بمثل قول المنصف

فقرا کتابک حین فک ختامہ فاظل یرعد کاھتراز المرھف

قال البطارقۃ الذین تجمعوا ماذا یریعک من کتاب مشرف

قال اسکتوا یا ویلکم وتیقنوا ھذا کتاب من نبی المصحف

قالوا وھمت فقال لست بواھم لکن قرأت بیان خط الاحرف

فی کل سطر من کتاب محمد خط یلوح لناظر متوقف

ھذا الکتاب کتابہ لک جامعاً یا خیر مبعوث بفضلک نکتفی

ترجمہ: "آپ کی صبح اچھی ہوا ے وسیلہ اس امت کے جو بروز محشر نجات کی امید رکھتی ہے میں اس شخص کے پاس گیا تھا جس کے پاس مجھے آپ نے بھیجا تھا اس حال میں کہ میں جنگلوں کو مستعد تیز رفتار سوار کی طرح طے کرتا تھا۔

یہاں تک کہ میں نے مصر میں اس کے حاکم کو دیکھا اس نے میرے سامنے ایسی باتیں کیں جیسی منصف آدمی کرتا ہے۔

چنانچہ اس نے فرمان عالی کی مہر توڑ کر اسے پڑھا تو (خوف سے) یوں تھرانے لگا جیسے پتلی تلوار تھرایا کرتی ہے۔

اس پر ان سرداروں نے جو وہاں جمع تھے کہا کہ اس آنے والے خط کی کس بات نے آپ کو گھبرا دیا ہے اس نے جواب دیا کہ تمہارا برا ہو خاموش رہو اور یقین کر لو کہ یہ صاحب قرآن نبی کا والا نامہ ہے۔

لوگوں نے کہا آپ کو وہم ہو گیا ہے مقوقس نے کہا مجھے وہم نہیں ہوا۔ بلکہ میں نے لکھے ہوئے حرفوں کا بیان پڑھا ہے (اور ان سے مجھ کو یہی معلوم ہوا ہے) محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے والا نامہ کی ہر سطر میں ایسی تحریر ہے جو ناظر متامل کے سامنے (نور حقانیت سے) چمک رہی ہے

اے بہترین رسول: جن کے فضل پر ہم اکتفا کرتے ہیں یہ خط مقوقس کا آپ کے نام ہے جو میرے بیان کردہ مضامین کو جامع ہے۔"[15]

(۹) مولانا ظفر احمد عثمانیؒ شاہان عمان جیفر بن جلندی اور عبد بن جلندی رضی اللہ عنہما کے والد جلندی کے وہ اشعار بھی ذکر کئے ہیں جو انہوں نے اپنے قبول اسلام کے وقت حضرت عمرو بن العاصؓ کے سامنے کہے تھے۔

اتانی عمرو بالتی لیس بعدھا من الحق شئی والنصیح نصیح

فقلت لہ مازدت ان جئت بالتی جلندی عمان فی عمان یصیح

فیا عمرو قد اسلمت لہ جھرة ینادی بما فی الوادیین فصیح

"میرے پاس عمرو بن عاص ایسی بات لائے جس کے بعد کوئی بات بھی حق نہیں اور واقع میں یہ خیر خواہ خیر خواہ ہی ہے میں نے اس سے کہا کہ تم نے کچھ زیادہ کام نہیں کیا بلکہ وہی بات لائے جس کو جلندی شاہ عمان علاقہ عمان میں پکار پکار کر کہہ رہا تھا شاید حضور صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی نبوت کا اس کو پہلے سے یقین ہو گا پس اے عمرو اب تو میں اللہ کے لئے کھلم کھلا مسلمان ہو گیا اور اس خبر کو عرب کی دونوں وادیوں میں ایک فصیح شخص بلند آواز سے بیان کرتا پھرے گا۔"[16]

(۱۰) مولانا ظفر احمد عثمانیؒ نے یمن کے قبیلہ حمیر کے سردار ذوالکلاع حمیری کے مندرجہ ذیل اشعار نقل کیے ہیں۔

اتتک حمیر بالاھلین والولد اھل السوابق والعالون بالرتب

اسد غطارفة سوش عمالقة یردو الکماة غدا فی الحرب بالقضب

الحرب عادتنا والضرب ھمتنا وذو الکاع غلی فی الاھل والنسب

قدم کتائبنا فالروم بغیتنا والشام مسکننا بالرغم للصلب

دمشق لی دون کل الناس اجمعھم وساکنیھا ساھبوھم الی العطب

ترجمہ: "خاندان حمیر اپنے گھر کے لوگوں اور بچوں سمیت آپ کے حضور میں حاضر ہو گیا ہے اور یہ لوگ ہر اچھی بات میں اوروں سے آگے رہتے اور عالی رتبہ ہیں شجاعت میں شیر اور چست ہیں اور شریف

سردار ہیں اور دشمنوں کو تیز نگاہ سے دیکھنے والے عملاق بن ارم بن سام بن نوح کی اولاد سے ہیں جو کل کو زرہ پوش بہادروں کو شمشیر ہائے براں سے ہلاک کر دیں گے۔ جنگ ہماری عادت ہے اور شمشیر زنی ہی کا ہم کو (ہر وقت) دھیان ہے اور ذاالکلاع خاندان و نسب میں بلند ہے۔ پس ہمارے رسالوں کو بھیج دیجئے روم ہمارا مطلوب ہے اور شام ہمارا مسکن ہے گو اہل صلیب کو ناگوار ہو۔ دمشق میرے لئے ہے نہ کسی اور کے (کافر) باشندوں کو تو میں عنقریب ہلاکت کو پہنچادوں گا۔"[17]

(۱۱) مولانا ظفر احمد عثمانیؒ نے معرکۂ دمشق میں حضرت خالد بن ولیدؓ کے مندرجہ ذیل تاریخی رجزیہ اشعار ذکر کیے ہیں۔

لک الحمد مولانا علی کل نعمة وشکرا لما اولیت من سابغ النعم

مننت علینا بعد کفر وظلمة واجرتنا من حندس الظلم والظلم

واکرمتنا بلهاشمی محمد وکشفت عنا ماتلاقی من الهمم

فتمم اله العرش ماقد نرومه وعجل لاهل الشرک بالبؤس والنقم

والقیهمو ربی سریعا یغیهم بحق نبی سید العرب والعجم

ترجمہ:۔ "بار الہا! میں ہر نعمت پر آپ کی حمد کرتا ہوں اور آپ نے جو ہم کو بڑی بڑی نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان کا شکر بجالاتا ہوں خداوند! آپ نے ہم کو کفر اور (جہل کے) اندھیرے سے نکال کر ہم پر ایمان اور ہدایت کی روشنی سے بڑا احسان فرمایا اور ہم کو ظلم کی تاریکی اور تمام گناہوں کی تاریکیوں سے نجات دی۔ اور آپ نے ہم کو بنی ہاشمی سیدنا محمد ﷺ کے ذریعہ سے مکرم و معزز فرمایا اور ہمارے سارے غموم وہموم زائل کر دیے۔

اے خدائے عرش عظیم! ہماری مراد کو پوری طرح ظاہر فرمادے اور اہل شرک پر جلدی مصیبت اور عذاب نازل کر دیجئے اور ان کو ظلم و بغاوت کے سبب تباہ کر دیے بطفیل نبی عربی ﷺ کے جو عرب و عجم کے سردار ہیں۔"[18]

(۱۲) ایسے ہی حضرت خولہ کے مندرجہ ذیل اشعار نقل کیے گئے ہیں۔

نحن بنات تبع وحمیر وضربنا فی الحرب لیس ینکر

لاننا فی الحرب نار تسعر الیوم تسقون العذاب الاکبر

"ہم تبع حمیر کی بیٹیاں ہیں۔ لڑائی میں ہماری شمشیر زنی سے کوئی نا آشنا نہیں ہے۔ ہم لڑائی میں آگ کے شعلہ کی طرح بھڑکتے ہیں۔ آج تم کو سخت عذاب کا مزا چکھایا جائے گا۔"[19]

(۱۳) ایسے ہی ام ابان کی طرف منسوب چند رجزیہ اشعار مندرجہ ذیل ہیں۔

ام ابان فاطلبی ثبارک صولی علیھم صولۃ المتدارک

قد ضج جمع الروم من نبالک اقسمت لا حدت عن المبارک

ولست ما عشت لکم تبارک

"اے ام ابان! ہاں اپنا بدلہ لے لیں اور ایسا حملہ کر جس سے تسلی ہو جائے رومی جماعت تیرے تیروں سے چیخ اٹھی ہے، اور میں نے بھی قسم کھائی ہے کہ میدان سے ہٹنے کا نام نہ لونگی اور جب تک زندہ رہوں اے رومیو! تم کو چھوڑنے والی نہیں ہوں۔"[20]

فارسی اشعار:

مولانا ظفر احمد عثمانیؒ نے عربی اشعار کی طرح فارسی اشعار موقع بہ موقع ذکر ایسے ہیں جس سے نہ صرف یہ کہ نفس مضمون میں حسن و نکھار پیدا ہو جاتا ہے بلکہ قاری کا دل جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جذبے سے سرشار اور اس کی ایک پاکیزہ و مقدس خوشبو سے معطر ہو جاتی ہے۔ ان گلہائے عقیدت میں سے چند اشعار یہاں نقل کیے جاتے ہیں۔

(۱) ختمہائے کہ انبیاء بگذاشتند

آں بدین احمدی برداشتند

قفلہائے ناکشودہ ماندہ بود

از کف انا فتحنا برکشود

او شفیع ایں جہاں وآں جہاں

ایں جہاں در دین وآنجا در جناں

ایں جہاں گوید کہ تو رہ شان نما

وآں جہاں گوید کہ تو مہ شان نما[21]

ترجمہ: وہ مہریں جو سابقہ انبیاء کے ادیان میں رہ گئی تھیں وہ دین احمد سے اٹھالی گئیں۔ کچھ قفل ایسے تھے جو کھلے بغیر رہ گئے تھے وہ انا فتحنا لک فتحا مبینا یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر کھول دیے گئے۔

وہ نبی ﷺ اس جہاں کے بھی شفاعت کرنے والے ہیں۔ اور آخرت کے بھی شفیع ہیں۔ اس دنیا میں دین کے معاملے میں حضور ﷺ نے سفارش کر کے دین کو آسان فرمایا اور وہاں پر جنت کے لئے حضور ﷺ سفارش فرمائیں گے۔ یہ جہاں تو یہ کہتا ہے کہ تو ان کو رستہ دکھانے والا ہے اور وہ جہاں کہتا ہے کہ تو ان کو چاند یعنی بلندیاں دکھانے والا ہے۔

(۲) مپندار سعدی کہ راہ صفا

تواں یافت جز برپے مصطفیٰ

خلاف پیمبر کسے رہ گزید

کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید[22]

ترجمہ: سعدی تو یہ مت سوچ کہ صفائی (یعنی دین) کا یہ راستہ حضور ﷺ کے نقش قدم کے بغیر اس کو پہچانا جا سکتا ہے۔ جو بھی شخص حضور ﷺ کے راستے کے خلاف چلے گا وہ ہرگز منزل پر نہیں پہنچ سکتا۔

(۳) مفلسانیم آمدہ در کوئے تو

شیئاللہ از جمال روئے تو

دست بکشا جانب زنبیل ما

آفریں بر دست و بر بازوئے تو[23]

ترجمہ: ہم مفلس لوگ تیرے کوچے میں آئے ہیں

اللہ کے واسطے ہمیں اپنے جمال میں سے کچھ دکھلا دیجئے

ہمارے تھیلے میں کچھ ڈال دیجئے۔

کیا ہی عمدہ آپ کا ہاتھ ہے اور کیا ہی عمدہ آپ کا بازو ہے۔

(۴) نازم بچشم خود کہ جمال تو دیدہ است

افتم بپائے خود کہ بکویت رسیدہ است

ہر دم ہزار بوسہ زنم دست خویش را

کو دامنت گرفتہ بسویم کشیدہ است[24]

ترجمہ: مجھے اپنی آنکھ پر ناز ہے کہ جس نے تیرا جمال دیکھ لیا ہے

میں اپنے پیر پر گر پڑا ہوں جو تیرے کوچے میں پہنچ گیا ہے

ہر وقت میں اپنے ہاتھ کو بوسہ دیتا رہتا ہوں

جس نے تیرے دامن کو پکڑ کر میری طرف کھینچ لیا ہے۔

(۵) ہر گیا ہے کہ از زمین روید

وحدہ لا شریک لہ گوید[25]

ترجمہ: ہر وہ چیز جو زمین سے اگتی ہے

وہ وحدہ لا شریک لہ کہتی ہے۔

(۶) موحد چہ برپائے ریزی زرش

چہ فولاد ہندی نہی بر سرش

امید و ہراسش نہ باشد زکس

ہمین ست بنیاد و توحید بس[26]

ترجمہ: موحد وہ شخص ہے کہ چاہے کہ تو اس کے پیروں پر مال لوٹا دے

یا اس کے سر پر تلوار رکھ دے

ان دونوں صورتوں میں اس کی امید اور اس کا خوف کسی سے بھی نہیں ہوتا صرف اللہ ہی سے ہوتا ہے

یہی توحید کی بنیاد ہے کہ انسان کو امید بھی اللہ سے اور خوف بھی اللہ سے ہو۔

(۷) گاہ باشد کہ کودکے ناداں

از غلط بر ہدف زند تیرے[27]

ترجمہ:

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ نادان بچہ بھی غلطی سے نشانہ اپنے ہدف پر لگا دیتا ہے۔

(۸) کار زلف تست مشک افشانی اما عاشقاں

مصلحت را تہمتے بر آہو چیں بستہ اند[28]

ترجمہ: اصل میں تو یہ کام آپ کی زلفوں کا ہے کہ وہ مشک پھیلاتی ہیں

جہاں تک عاشق بات ہے انہوں نے کسی مصلحت کی وجہ سے چین کی ہرن پر یہ تہمت لگا دی وہ مشک دیتا ہے۔

(۹) نشود نصیب دشمن کہ شود ہلاک تیغت

سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی[29]

ترجمہ: دشمن کا یہ نصیب نہ ہو کہ وہ تیری تلوار سے ہلاک ہو جائے

اس کام کے لئے تو خنجر استعمال کرے ہمارا سر حاضر ہے۔

(۱۰) بدم گفتی و خرسندم جزاک اللہ نکو گفتی

جواب تلخ مے زیبد لب لعل شکر خارا[30]

ترجمہ: تو نے مجھے برا کہا اور میں خوش ہوں اللہ تجھے جزا دے

بعض اوقات خوبصورت اور شیریں ہونٹوں پر تلخ باتیں ہی جچتی ہیں۔

اردو اشعار:

مولانا ظفر احمد عثمانیؒ نے عربی اور فارسی اشعار کے مقابلے میں اردو اشعار کو بہت کم جگہ دی ہے۔اس کی وجہ شاید یہ ہو کہ ان کا ذوق عربی اور فارسی میں زیادہ تھا۔انتہائی تلاش وبسیار کے بعد ہمیں ان کی کتاب میں مندجہ ذیل اشعار مل سکے ہیں۔

(۱) کر دل میں نظر اپنے کچھ جلوہ گری ہو گی

یہ شیشہ نہیں خالی دیکھ اس میں پری ہو گی[31]

(۲) ساقی تیرا مستی سے کیا حال ہوا ہو گا

جب آہ یہ مے تو نے شیشہ میں بھری ہو گی[32]

(۳) حسرت پہ اس مسافر بیکس کی روئیے

جو رہ گیا ہو بیٹھ کے منزل کے سامنے[33]

(۴) قربان مقدر کہ دیا غم مجھے اپنا

ہر ایک کو یہ درد یہ سواد نہیں ہوتا

افلاک سے بھی بار غم عشق نہ اٹھتا

ہر ایک کا یہ دل یہ کلیجا نہیں ہوتا[34]

(۵) بلبل کو دیا نالہ تو پروانہ کو جلنا

غم ہم کو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا[35]

(۶) کیا فائدہ فکر بیش و کم سے ہو گا
ہم کیا ہیں جو کوئی کام ہم سے ہو گا
جو کچھ کہ ہوا کرم سے تیرے
جو کچھ ہو گا تیرے کرم سے ہو گا[36]

(۷) روز کہتے ہو کہ تلوار سے پھیلا ہے اسلام
یہ تو بتلائیں کہ اس توپ سے کیا پھیلا ہے ؟[37]

تشبیہات و تمثیلات:

مولانا ظفر احمد عثمانیؒ کی تحریر میں تشبیہات و تمثیلات کے نظائر بکثرت ملتے ہیں جس سے نہ صرف یہ کہ عبارت ایک خوبصورت سانچے میں ڈھل جاتی ہے بلکہ قاری کے ذوق کو بھی تسکین ملتی ہے ذیل کی سطور میں تشبیہات و تمثیلات کے چند نظائر پیش خدمت ہیں۔

(۱) "مگر ان مضمون کے بیان کر دینے پر جس بات نے مجبور کیا وہ یہ ہے کہ آج کل اکثر بھائیوں کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ زبان سے محبت نبویہ کا دم بھرتے ہیں اور اس میں شک بھی نہیں کہ ہر مسلمان کو اپنے پیارے نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ضرور ہے مگر قاعدہ کی بات ہے کہ درخت سے پھل اور زراعت سے غلہ مقصود ہوا کرتا ہے درخت بے پھل اور زراعت بدون غلہ بے سود ہے۔"[38]

(۲) "اس کے بعد ذرا نظر کو زیادہ وسیع کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ خلاق عالم نے اوصاف کے پھیلاؤ کی یہ صورت قائم فرمائی ہے کہ ایک شے مصدر وصف ہوتی ہے جس میں یہ وصف بطریق اکمل موجود ہوتا ہے اور سوا اس کے سب اس وصف میں اس سے مستفید ہوتے ہیں مثلاً حرارت کے پھیلاؤ کی یہ صورت ہے کہ آگ مصدر حرارت ہے اور آگ گرم وغیرہ اس سے مستفید۔ نور کے پھیلاؤ کی یہ صورت ہے کہ آفتاب مصدر نور ہے اور تمام اشیاء عالم نور میں سے اس سے مستفید۔ ضلالت و گمراہی کے پھیلاؤ کی یہ صورت ہے کہ شیطان مصدر ضلالت ہے اور گمراہان عالم اس وصف میں اس سے مستفید۔ جب اوصاف کے پھیلاؤ کی یہ صورت ہے تو عبادت بھی ایک وصف ہے اس کا پھیلاؤ بھی اسی صورت سے ہونا چاہیے کہ ایک مصدر عبادت ہو جس میں یہ وصف علی وجہ اتم موجود ہو اور تمام عالم اس وصف میں اس سے مستفید ہو اور جن اشیاء عالم پر نظر ڈالی جاتی ہے تو اس بات کا پتہ بھی چلتا ہے کہ تمام چیزیں وصف عبادت

میں یکساں نہیں ہیں کسی میں یہ وصف کم ہے کسی میں زائد۔ پس ضرور ہے کہ اس کی انتہا کسی ایسی ذات پر ہوگی جس میں یہ وصف سب سے کامل ہو۔"[39]

(۳)"حضرات! اس کی شکایت نہیں کی جاتی کہ مسلمان میں ایک جماعت ایسی کیوں پیدا ہو گئی جس کے دل میں اسلامی تعلیم کی بابت شکوک وشبہات وارد ہوتے ہیں، شکایت اور بڑی شکایت تو یہ ہے کہ یہ مہربان اپنے شبہات کے ازالہ کی کچھ فکر بھی تو نہیں کرتے، بیمار ہو جانا کوئی بڑا قصور نہیں، بیماری کے بعد علاج سے بے فکری بڑا جرم ہے ہم نے آج تک کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ معمولی بخار کی بیماری کا بھی علاج کوشش سے نہ کرتا ہو، مگر وائے حسرت! کہ ایسے افراد مسلمانوں میں آجکل بہت نظر آتے ہیں جو اپنے دل کی بیماری سے بالکل بے فکر اور غافل ہوئے بیٹھے ہیں۔"[40]

(۴)"حکم کا بدلنا ہمیشہ نقصان علم کی نشانی نہیں ہو سکتا طبیب کامل مریض کی پہلی حالت کے مناسب ایک نسخہ لکھتا ہے جب اس میں کسی قدر قوت دیکھتا ہے دوسرا نسخہ پہلے سے عمدہ اور بہتر تجویز کرتا ہے اور اس کو کوئی شخص باعث نقص علم طبیب نہیں سمجھتا البتہ جب کبھی طبیب تشخیص مرض میں غلطی کرتا ہے تو اس وقت نسخہ کا بدلنا اس کی پہلی تشخیص کی غلطی پر دلالت کرے گا۔ مگر طبیب کو تو یہ دونوں صورتیں اور دونوں حالتیں اس لئے پیش آسکتی ہیں کہ وہ عاجز ہے اور اس کو علم کامل حاصل نہیں۔ اور نسخ احکام الہیٰ کی وجہ سے صرف یہی ہو سکتا ہے کہ مکلفین کی پہلی حالت کے مناسب حکم اول تھا اور دوسری حالت کے مناسب حکم ثانی۔ حق تعالیٰ شانہ کی بابت بوجہ اس قادر مطلق وعلام الغیوب ہونے کے حکم اول کی غلطی کا احتمال نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ذرا غور فکر سے کام لیا جائے تو سمجھ میں آجائے گا کہ احکام الہیٰ کے منسوخ ہونے میں اہل عالم پر خدا کا بہت بڑا فضل واحسان ہے، بلکہ اگر احکام میں نسخ وتبدیل نہ ہوتی تو معاذ اللہ حق تعالیٰ شانہ کی جناب میں تعدی وظلم کا شبہ ہوتا تعالیٰ اللہ عن ذالک علوا کبیرا۔"[41]

(۵)"اگر انصاف کوئی چیز ہے تو کثرت رائے پر فیصلہ کرکے صانع عالم کے وجود کا بدوں دیکھے ہی اقرار کرلینا چاہے۔ اگر کسی چیز کے وجود کا اقرار کرنے کے لیے دیکھنا بھی ضرور ہے تو دیوار کے پیچھے سے دھواں دیکھ کر آگ کا کیوں یقین کر لیا جاتا ہے اور گھر کے اندر بیٹھے ہوئے صحن میں دھوپ کر دیکھ کر آفتاب کا آسمان پر نکلنا کیونکر سمجھ لیا جاتا ہے۔[42]

(۶)اور اہل اسلام کے لئے تو یہ دولت ان کے پیارے نبی ﷺ کی جوتیوں کے طفیل سے ایسی سہل ہوگئی ہے جیسے پھونس پر آگ رکھی ہوئی ہو کہ صرف پھونک مانے کی دیر ہے۔ مسلمان کا دل تو لا الہ الا

اللہ محمد رسول اللہ کی روشن مشعل سے بہت کچھ منور ہو جاتا ہے۔ہاں اس کی ضرورت ہے کہ ذرا اس کی قوت کو بڑھا لیا جائے۔اگر پہلے شمع کی مانند تھا تو اب برقی روشنی کے مشابہ کر لینا چاہئے کیونکہ وہ امانت الہٰی جس کا انسان کے سوا کوئی بھی متحمل نہ ہو سکا یہی تجلی ہے جو اس کے باطن قلب میں رکھی ہوئی ہے، معرفت الٰہی کا ذریعہ یہی ایک چیز ہے جو اس بند کوٹھری میں محفوظ ہے۔حق تعالیٰ کی پوری جلالت وعظمت اسی کی سیر کرنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔"[43]

(۸)" یہاں پہنچ کر اسلامی لشکر بھی حضرت ضرار سے آملا سب کے سب دشمن کا انتظار کرنے لگے کہ دفعتہً حضرت ضرار نے دیکھا کہ رومی لشکر ٹڈی دل چلا آرہا ہے جو زرہ بکتر سے مسلح اور پورے ہتھیاروں سے آراستہ ہے جس پر آفتاب کی شعاعیں ایسی پڑ رہی ہیں جیسے آئینہ پر دھوپ پڑتی ہے "[44]

تراکیب بدیعہ:

مولانا ظفر احمد عثمانیؒ کی سیرت نگاری میں ادبیت کا ایک رنگ تراکیب بدیعہ سے چھلکتا ہے جگہ جگہ دلکش اور خوبصورت تراکیب دل کو موہ لیتی ہیں۔چند تراکیب بدیعہ کے نظائر پیش خدمت ہیں۔

(۱)"بعینہ یہی طریقہ ہم کو واقعات ولادت نبویہ محمدیہ میں ملحوظ رکھنا چاہیے کہ نظر کو صرف واقعات وسوانح تک محدود نہ کیا جائے۔بلکہ ولادت شریفہ کی جو اصل غایت ہے اس کو مطمح نظر بنا کر اس کے حاصل کرنے کی کوشش کی جائے ورنہ اس زبانی ذکر ولادت کا نفع اس نقصان سے بہت کم ہو گا جو غایت کے فوت کر دینے سے پہنچے گا۔"[45]

سطور بالا میں واقعات ولادتِ نبویہ محمدیہ،ولادت شریفہ، مطمح نظر اور ذکر ولادت تراکیب بدیعہ کی بہترین مثالیں ہیں۔

(۲)"پس معلوم ہوا کہ انسان مؤمنین کی عبادت تمام جماعت عقلاء میں کامل تر ہے اور پتہ چل گیا کہ وہ ذات واحد جس میں یہ وصف علی وجہ اتم موجود ہو بنی نوع انسان میں سے ہونی چاہیے، چنانچہ جب افراد انسان پر نظر ڈالی گئی تو معلوم ہوا کہ عامہ مومنین کی عبادت اولیاء کی عبادت سے ناقص ہے اور اولیاء کی عبادت انبیاء کی عبادت سے ناقص ہے پھر انبیاء میں بھی فرق مراتب پایا گیا بالآخر جس کے طریق میں تمام پہلے طریقوں کو منسوخ کر دیا یعنی سیدنا محمد ﷺ اس وصف میں تمام انبیاء سے کامل پائے گئے۔کیونکہ ظاہر ہے کہ ایسا شخص جو تمام مذاہب سابقہ کو منسوخ کر دے اور اس کے بعد کسی نبی کے

آنے کی ضرورت باقی نہ رہے بجز اس شخص کے نہیں ہو سکتا جس میں غرض خلقت عالم یعنی عبادت سب سے زیادہ کامل ہو۔ پس معلوم ہو گیا کہ مصدر وصف عبادت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات ارفع ہے اور چونکہ آپ کے ہاتھوں وصف عبادت کی تکمیل ہو چکی اس لئے آپ کے بعد کسی نبی کے آنے کی ضرورت باقی نہیں رہی۔ پس آپ بوجہ مکمل وصف عبادت ہونے کے بھی خاتم النبیین ہیں۔ اور نبی آخر الزمان ہونے کے سبب سے بھی۔"[46]

سطور بالا میں جماعت عقلاء، ذات واحد، علی وجہ اتم، بنی نوع انسان، افراد انسان، عامئہ مؤمنین، فرق مراتب، طریق عبادت، مذاہب سابقہ، غرض خلقت عالم، مصدر وصف عبادت، خاتم النبیین اور نبی آخر الزمان تراکیب بدیعہ کی کیا عمدہ مثالیں ہیں۔ اور پھر صرف اسی ایک عبارت میں اس قدر تراکیب بدیعہ کا استعمال بذات خود ادبیت کے کسی شاہکار سے کم نہیں۔

(۳) "حضرات! یہ سیدنا محمد ﷺ کی تشریف آوری کا راز اور حضور ﷺ کی ولادت شریفہ کی اصلی غایت، جس نے اس راز کو سمجھ لیا اور آپ کے بتلائے ہوئے طریقہ عبادت کو اختیار کر لیا واقعی وہ بڑا صاحب دولت ہے اور جس نے اس راز کو نہیں سمجھا اور صرف زبانی تذکرہ ولادت وغیرہ پر اکتفاء کیا وہ اصل فیضان محمدی سے بالکل محروم رہا۔ پس اے برادران اسلام! آیئے ہم سب مل کر اس سید عربی کا پورا پورا اتباع کریں کہ بدون اس کے فلاح متصور نہیں۔"[47]

سطور بالا میں ولادت شریفہ، طریقہ عبادت، صاحب دولت، تذکرہ ولادت، فیضان محمدی، برادران اسلام اور سید عربی عمدہ تراکیب ہیں۔

(۴) "آئینہ دل میں حق تعالیٰ شانہ کی ایک خاص تجلی (اور جھلک) موجود ہے مگر رونا اس کا ہے کہ ہم اس سے بے خبر اور غافل ہیں۔ انسان خدا کو ادھر ادھر تلاش کرنا چاہتا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ یہ آنکھیں جب روح کے دیکھنے کو ناکافی ہیں جو صانع عالم کی ایک تجلی (اور جھلک) ہے تو اس ذات بیچون وچگوں کو کیونکر دیکھ سکتی ہیں۔"[48]

مندرجہ بالا سطور میں آئینہ دل، صانع عالم، اور ذات بیچون وچگوں عمدہ تراکیب ہیں۔

(۵) "چونکہ عقیدہ توحید مذہب اسلام کی بنیاد ہے اس لئے ہم اس مبحث کو کسی قدر بسط وتفصیل کے ساتھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ شاید کوئی اللہ کا بندہ جس نے ہنوز نظر تعصب سے محاسن اسلام کو دیکھا ہے تھوڑی دیر کے لے انصاف کے ساتھ اس ناچیز تحریر میں غور کر لے تو آفتاب شریعت محمدیہ کی ایک

جھلک اس کے دل پر پڑ جائے اور اس کو بخوبی واضح ہو جائے کہ مسئلہ توحید کی تعلیم صرف شریعت اسلامیہ محمدیہ ہی کا حصہ ہے۔"[49]

مندرجہ بالا سطور میں عقیدہ توحید، مذہب اسلام، نظر تعصب، محاسن اسلام، آفتاب شریعت محمدیہ اور شریعت اسلامیہ محمدیہ بہترین تراکیب ہیں۔

(۶)"لیکن بادشاہان دنیا اور محبوبان مجازی کو ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اس نام کی بادشاہت اور محبوبیت اور ذرا سے سامان نخوت پر ہر شخص کے مکان یا دکان پر کہتے نہیں پھرتے کہ یہ بات ہماری مرضی کے موافق ہے اس کی تعمیل کرنی چاہیے اور یہ بات مرضی کے خلاف ہے اس سے بچنا چاہیئے بلکہ وہ مقربان درگاہ کو اپنے احکام سے مطلع کرتے ہیں پھر وہ دوسروں کو اطلاع دیتے ہیں کہ اور حسب ضرورت اشتہار اور منادی کرادیتے ہیں اس صورت میں خداوند عالم کو ایسا کیا کم سمجھ لیا ہے کہ وہ ہر کسی سے کہتا پھرے کہ اس کام کو کنا چاہے اور اس کام کو نہ کرنا چاہیے باوجود یہ کہ وہ ایسا بے نیاز ہے کہ کسی بات میں کسی کا محتاج نہیں اور اس کے سوا تمام عالم اس کا محتاج ہے پس یقیناً وہ بھی اپنی رضا اور ناراضی کی اطلاع تمام عالم کو مقربان خاص ہی کے ذریعہ سے دے گا ہم انہیں مقربان الٰہی کو جو خدا تعالیٰ کے احکامات کی اطلاع دوسروں کو کرتے ہیں پیغمبر اور نبی اور رسول کہتے ہیں۔"[50]

مندرجہ بالا سطور میں بادشاہان دنیا، محبوبان مجازی، سامان نخوت، مقربان درگاہ، حسب ضرورت، خداوند عالم، مقربان خاص اور مقربان الٰہی عمدہ تراکیب ہیں۔

سادگی تحریر:

مولانا ظفر احمد عثمانیؒ کی تحریر باوجود ادبیت کے سادگی کا نمونہ ہے۔ آپ اپنی تحریر میں تشبیہات و تمثیلات بھی استعمال کرتے ہیں۔ استعارات و محاورات کو بھی جگہ دیتے ہیں آپ کے تحریر کردہ جملے عربی اور فارسی الفاظ بھی زیب تن کرتے ہیں۔ قدیم تراکیب کے ساتھ ساتھ آپ جدید تراکیب کا تجربہ کرتے بھی پائے جاتے ہیں لیکن مجال ہے کہ قاری کو آپ کی تحریر میں کسی قسم کا ثقل محسوس ہو۔ اس سے انکار نہیں کہ ادبیت میں غلبہ کی وجہ سے آپ کی تحریر میں کسی قدر ثقل بھی بہر طور پایا جاتا ہے تاہم سادگی کا عنصر بھی آپ کی تحریر میں نمایاں ہے لیکن کمال یہ ہے کہ سادگی میں بھی

آپ ادبیت کا بھرپور مظاہرہ کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں آپ کا یہی کمال آپ کو دیگر سیرت نگاروں سے ممتاز کر دیتا ہے۔ ذیل کی سطور میں سادگی تحریر کا ایک نمونہ پیش خدمت ہے۔

"آج جن اقوام کو تمدن و تہذیب کا دعوی ہے ذرا سچ سچ بتلائیں کہ یہ تہذیب انہوں نے کہاں سے حاصل کی۔ کیا اپنے قدیم مذہب پر رہ کر بھی وہ اس تمدن و تہذیب کے زینہ پر پہنچ سکتے تھے اگر انصاف کوئی چیز ہے تو ضرور اقرار کریں گے کہ یہ سبق انہوں نے اسلام سے حاصل کیا۔

اور میں سچ کہتا ہوں کہ اگر تعلیم محمدی کی پوری پابندی کی جائے تو اس سے بھی زیادہ تہذیب و تمدن کا منظر سامنے ہو جائے جس کی نظیر آپ کو حضرت ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور بقیہ خلفاء راشدین کے زمانہ حکومت میں ملے گی جس سے تمام دنیا کی آنکھیں کھل گئی تھیں کہ واقعی تہذیب و اخلاق و تمدن اس کا نام ہے زمانہ نبوت و خلافت کے تفصیلی حالات پڑھنے کے بعد یہ بات عالم آشکارا ہو جائے گی کہ واقعی سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی تعلیم ایک جامع اور کامل تعلیم ہے جس کی نظیر دنیا کی آنکھوں نے کبھی نہیں دیکھی مگر افسوس کہ آج ہمارے بعض بھولے بھالے برادران اسلام کی آنکھوں میں جدید فلسفہ ترقی و سائنس کی ظاہری چمک نے ایسی چکا چوند ڈال دی ہے کہ ان کو اسلام کی صحیح اور پختہ تعلیم میں کس قدر تذبذب ہونے لگا جس کی وجہ اس کے سوا کچھ نہیں ان کو تعلیم محمدی کے محاسن کی مطلق خبر نہیں اور وہ نہیں جانتے کہ ہمارے گھر میں ایسے بیش بہا جواہرات بھرے ہوئے ہیں جن کے سامنے فلسفہ جدید کی روشنی ماند اور اس کی برقی چمک پھیکی ہے۔

ناواقفیت کے ساتھ آزادی کے زہریلے اثر سے اس وقت کے مسلمانوں کا مذاق کچھ ایسا بگڑ گیا ہے کہ ہر شخص ایک نہ ایک نئی بات دین میں ایسی نکالنا چاہتا ہے جس کا رسول اللہ ﷺ اور ان مقدس حضرات کے کلام میں جو دین کے کماحقہ سمجھنے والے تھے کہیں بھی پتہ نہ ہو۔ کیا ان مسلمانوں کے نزدیک سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی تعلیم ناقص ہے یا یہ لوگ حضور ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔"[51]

عربیت و فارسیت کے اثرات:

مولانا ظفر احمد عثمانیؒ کی تحریر میں عربیت اور فارسیت کے اثرات نمایاں ہیں ثبوت عربی اور فارسی کے وہ اشعار ہیں جو آپ موقع بہ موقع ذکر کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں عربی اور فارسی کی تراکیب اور الفاظ بھی آپ کی تحریر میں بکثرت ملتے ہیں۔

روانی وسلاست:

مولانا ظفر احمد عثمانیؒ کی نثر نگاری کی ایک خصوصیت روانی وسلاست ہے۔ آپ کی نثر ایک بحر بے کراں کی مانند ہے جس میں قاری مستغرق ہو جاتا ہے۔ روانی وسلاست کے باعث قاری اطمینان کے ساتھ معلومات وتجلیات وانوارات کے موتی چنتا چلا جاتا ہے۔ روانی وسلاست کی ایک جھلک مندرجہ ذیل عبارت میں دیکھئے۔

"سیدنا محمد ﷺ کو چالیسواں سال شروع ہوا اور اب سچی خوابیں اور اللہ کے نورانی فرشتے نظر آنے لگے گویا اس وقت کے عنقریب آجانے کی خبر دی گئی جس کی طرف ایک عالم کی نظریں لگی ہوئیں تھیں۔ رات کی سنسان گھڑیوں میں صبح کے سہانے وقت میں تنہائی کے عالم میں ایک آواز سنائی دیتی کہ "بشر ہو لیکن اللہ کے پیغمبر" جس جانب آپ جاتے اس طرف ہر شے پر جبروتی جلال کے آثار ہویدا اور بتوں کو یہ کہتا پاتے تھے کہ ہم سے علیحدہ رہئے کیونکہ آپ اللہ کے پیغمبر ہماری ذلت وہلاکت کے باعث ہونگے آپ کی عادت تھی کہ قضاء حاجت کے لئے جنگل جاتے تو آبادی سے دور ایسی جگہ نکل جاتے تھے جہاں آدمی نہ ہو۔

بارہا ایسا اتفاق ہوا کہ آپ کو جاتے اور آتے وقت درخت اور پتھروں سے "السلام علیک یارسول اللہ" کی آواز سنائی دیتی اور آپ حیران ہو ہو کر دائیں بائیں آگے پیچھے چار طرف نظر دوڑاتے مگر بجز درخت اور پتھروں کے کچھ نظر نہ آتا تھا غرض ہر طرح آپ پر وہ حقائق منکشف ہونے لگے جس سے آپ نے جہاں کو منور کر لیا۔ آپ حسب عادت مکہ سے تین کوس کے فاصلہ پر کوہ حراء کے غار میں کسی گہرے فکر میں مستغرق بیٹھے ہوئے تھے رمضان کا مبارک مہینہ تھا کہ اللہ کے بزرگ فرشتے جبریل نے بصورت بشر سامنے آکر ریشمین کپڑے پر لکھی ہوئی سب سے پہلی وحی " اقرأ باسمک الذی خلق۔خلق الانسان من علق۔اقرأ وربک الاکرم ۔الذی علم بالقلم۔علم الانسان مالم یعلم"[52] سامنے کی اور کہا پڑھو۔

سیدنا محمد ﷺ چونکہ امی یعنی ان پڑھ تھے نہ کسی معلم کے سامنے آپ نے کبھی کتاب رکھی تھی اور نہ کسی سے ایک حرف پڑھنے کا اتفاق ہوا تھا اس لئے جواب دیا کہ میں تو پڑھنا نہیں جانتا۔ جبریل امین نے آپ کو چھاتی سے لگایا اور معانقہ میں خوب بھینچ کر چھوڑ دیا اور کہا پڑھو آپ نے پھر وہی جواب دیا اور پے درپے تین بار ایسا ہونے پر آپ نے بسم اللہ کہہ کر وحی ربانی کو پڑھا اور جبریل امین نے

سمجھا دیا کہ آپ اللہ کے مقبول پیغمبر ہیں خلق کی ہدایت آپ کا فرض منصبی اور توحید کی تعلیم آپ کا مہتم بالشان کام ہے۔"[53]

اختصار و جامعیت:

سیرت کے باب میں مولانا ظفر احمد عثمانی کی نثر نگاری کی ایک خصوصیت اختصار و جامعیت ہے۔ سیرت پر آپ کی کتاب "ولادت محمدیہ کا راز" صرف پانچ سو بارہ صفحات پر مشتمل ہے لیکن باجود اختصار کے آپ کی یہ کتاب اہم مضامین کا احاطہ کیے ہوئے ہے جن میں رسالت محمدیہ کے عقلی و نقلی دلائل، حقانیت اسلام کا ثبوت، اعجاز قرآن کا مفہوم اور اس کے حیرت انگیز واقعات، عقیدہ توحید، وحدۃ الوجود اور مسئلہ تقدیر کی وضاحت، رسول اللہ ﷺ کے متعلق چند اہم عقائد کی حقیقت و معرفت ،جناب نبی کریم ﷺ کی رسالت کے متعلق غیر مسلموں کی شہادت، صحابہ کرام کے قبولیت اسلام کے ایمان افروز واقعات اور جناب نبی کریم ﷺ کے مختلف علاقوں کے غیر مسلم حکمرانوں کو لکھے گئے خطوط و فرامین شامل ہیں۔

فصاحت و بلاغت:

فصاحت و بلاغت بھی آپ کی نثر نگاری کا نمایاں وصف ہے۔ آپ ادب کی اس صفت سے خوب واقف تھے اور اس کا اظہار بھی اپنی تحریر میں بھرپور انداز سے کیا۔ ذیل میں آپ کی تحریر کردہ چند سطور پیش خدمت ہیں۔

"احادیث اور تاریخ کی کتابیں شاہد ہیں کہ وحی نازل ہونے کے وقت حضور ﷺ پر ایک خاص حالت طاری ہوتی تھی جس کو دیکھ کر ہر شخص پہچانتا تھا کہ اس وقت وحی ربانی نازل ہو رہی ہے۔ سخت جاڑے کے موسم میں بھی آپ کی مبارک پیشانی پر پسینہ آجاتا تھا۔ اگر کسی جانور پر نزول وحی کے وقت آپ سوار ہوتے تو وہ غایت ثقل کی وجہ سے آپ کو لے کر بیٹھ جاتا تھا اور ایک قدم آگے نہ چل سکتا تھا جس وحی کا اس قدر ثقل مدت العمر آپ نے محسوس کیا ہو پہلے دن آپ پر اس کا کس قدر ثقل ہوا ہو گا۔ اس کے خیال سے بھی حیرت ہوتی ہے۔ سیدنا محمد ﷺ پر روح القدس کے دبانے اور بھینچنے کے سبب ایک کشف کی خاص حالت طاری ہو چکی تھی آپ کا سینہ علم ربی کا خزانہ بن گیا تھا آپ سب کچھ پڑھ اور سیکھ گئے تھے۔"[54]

الفاظ کا حسن استعمال:

آپ کی نثر نگاری کی ایک خصوصیت الفاظ کا حسن استعمال ہے۔ آپ پہلے موزوں الفاظ کا انتخاب کرتے ہیں پھر نہایت سلیقے سے انہیں استعمال کرتے ہیں جس سے خوبصورت جملے تشکیل پاتے ہیں اور نہایت حسین عبارت معرض وجود میں آتی ہے۔ بطور نمونہ ایک مثال پیش خدمت ہے۔

"اور سچ عرض کرتا ہوں کہ اتباع سنت محمدیہ کی برکت سے جو نور دل میں پیدا ہوگا وہ ان شکوک وشبہات واوہام کو بھی جڑ سے اوکھاڑ پھینکے گا جو آئے دن آپ کے دل کو گھیرے رہتے ہیں اور اصل تسلی دل کی اسی وقت ہوگی جب کہ وہ تعلیم محمدی کی خوبی کا خود تجربہ کرلے گا۔ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی تعلیم تو وہ عجیب تعلیم ہے کہ جس پر پوری طرح عمل کرنے سے ایک امتی انبیاء سابقین کا نمونہ بن جاتا ہے۔ حدیث" علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل"میری امت کے علماء انبیاء بنی اسرائیل کا نمونہ ہیں اس پر شاہد ہے۔"[55]

جذبات نگاری:

بیان واقعہ میں جذبات نگاری آپ کی نثر کی اہم خصوصیت ہے جو کتاب "ولادت محمدیہ کا راز" میں اول تا آخر پائی جاتی ہے۔ ایک نظیر پیش خدمت ہے۔

"اسلام کی شروع تاریخ میں ایسے دردانگیز حادثے بہیترے ملیں گے جن کو سن کر یا پڑھ کر رونگٹا کھڑا ہوتا اور آٹھ آٹھ آنسو رونا آتا ہے بت پرست مکہ والے جس عورت یا مرد کو بت پرستی سے کنارہ کش پاتے اس کو نظر حقارت سے دیکھتے یا بدزبانی وفحش کلامی کی ایذارسانی پر اکتفا کرتے تھے بلکہ قابو پاتے ہی بالو (ریت) کے میدانوں میں نکال دیتے اور ہر طرح سے بھوک پیاس کی تکلیف دیکر صاف کہدیا کرتے کہ یا توبت پرستی کرو یا جان سے ہاتھ دھو ڈالو۔

ہم آئندہ کسی موقعہ پر چند نومسلم صحابہ کے حالات لکھیں گے جس سے مختصر طور پر اندازہ ہو جائے گا کہ یہ مقدس مذہب کس کس مصیبت سے پھیلا ہے اور اس کے پیشوا کیسے متحمل صابر اور مصائب کے برداشت کرنے والے اور اللہ کے نام پر جان نثار کرنے والے تھے۔ ایک دو شخص کے علاوہ باقی تمام مسلمانوں پر کفار کی ایذارسانی کا یہ عالم تھا کہ اسلام لانے والوں کو کپڑوں کی جگہ لوہے کی زرہیں پہنا کر دھوپ میں کھڑا کیا اور گردنوں میں رسیاں ڈال کر بچوں کے ہاتھ گلی کوچوں میں گھسیٹا جانے

لگا۔ نماز کا پڑھنا، اللہ والوں کو کلام اللہ کی تلاوت کرنا، خفیہ طور پر بھی مشکل اور دشوار ہو گئی۔ جب سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ کافروں کی ایذا رسانی ضعیف مسلمانوں پر دن بدن زیادہ ہوتی جاتی ہے تو اپنے اپنے جان نثار صحابہ کو ہدایت کی کہ جب تک قریش کا دل بہتری اور بھلائی کی طرف مائل نہ ہو اس وقت تک مکہ میں تمہارا رہنا خطرناک ہے جاؤ ملک حبش میں جا رہو۔ وہاں کا حاکم گو نصرانی ہے لیکن سنا ہے کہ نہایت رحم دل حق شناس اور علم دوست ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ پندرہ اور دوسری مرتبہ کم و بیش تیراسی مرد اور اٹھارہ عورتوں نے حبشہ کا راستہ لیا اور مکہ چھوڑ کر حبشہ کو جائے پناہ بنایا۔"[56]

حوالہ جات و حواشی

---

[1] ترمذی، عبد الشکور، مولانا، مفتی، تذکرۃ الظفر، فیصل آباد، مطبوعات علمی، ۱۹۷۷ء، ص ۱۵

[2] بخاری، محمد اکبر شاہ، حافظ، مقالات عثمانی، لاہور، بیت العلوم، ج ا ص ۳۸۳

[3] ایضاص ۳۴۵

[4] ایضاص ۳۴۱

[5] ایضاج ۲ص ۴۴۱

[6] ایضاً ص ۴۴۳

[7] ایضاً ص ۴۴۵

[8] عثمانی، ظفر احمد، مولانا، ولادت محمدیہ کا راز، کراچی، ادارہ اسلامیات، طبع اول، ربیع الاول ۱۴۲۹ھ بمطابق مارچ ۲۰۰۸ء، ص ۱۷

[9] ایضاً ص ۱۹

[10] ایضاً ص ۶۴

[11] ایضاً ص ۹۳

[12] ایضاً ص ۱۴۹

[13] ایضاً ص ۱۵۸، ۱۵۹

[14] ایضاً ص ۱۷۷

[15] ایضاً ص ۲۸۰، ۲۸۱

[16] ایضاً ص ۲۹۷

[17] ایضاً ص:۳۳۵

[18] ایضاً ص۳۸۳، ۳۸۴

[19] ایضاً ص۴۲۱

[20] ایضاً ص۴۸۳، ۴۸۴

[21] ایضاً ص۲۴

[22] ایضاص۲۵

[23] ایضاً ص۴۶

[24] ایضاً ص۵۴

[25] ایضاً ص۷۹

[26] ایضاً

[27] ایضاً ص۹۳

[28] ایضاً ص۹۵

[29] ایضاً

[30] ایضاً

[31] ایضاص:۵۲

[32] ایضاً ص۵۵

[33] ایضاً ص۵۶

[34] ایضاً ص۸۴

[35] ایضا

[36] ایضاً ص۸۷

[37] ایضاً ص۴۶۹

[38] ایضاً ص۱۸

[39] ایضاً ص۲۱

[40] ایضاً ص۳۲

[41] ایضاً ص ۳۷

[42] ایضاً ص ۵۱

[43] ایضاً ص ۵۵

[44] ایضاً ص ۳۹۸

[45] ایضاً ص ۲۰

[46] ایضاً ص ۲۲

[47] ایضاً ص ۲۵

[48] ایضاً ص ۵۳

[49] ایضاً ص ۶۲

[50] ایضاً ص ۱۰۵، ۱۰۶

[51] ایضاً ص ۴۰

[52] العلق: ۱ تا ۵

[53] ولادت محمدیہ کا راز، ص ۱۶۱، ۱۶۲

[54] ایضاً ص ۱۶۵

[55] ایضاً ص ۴۱

[56] ایضاص ۱۸۲، ۱۸۱